

مسئلہ اثبات عذاب القبر

تحریر: اکرام اللہ صدیق متعلم جامعہ علوم اثریہ جہلم

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں: ”جو لوگ عذاب قبر کا مطلقاً انکار کرتے ہیں ان کا زعم یہ ہے کہ اس پر قرآن مجید کی کوئی آیت دلالت نہیں کرتی، جبکہ ان کا یہ عقیدہ سراسر قرآن کریم کے منافی ہے، کیونکہ قرآن نے کئی مقامات پر اس کی تصریح فرمائی ہے۔“ (فتاویٰ ابن تیمیہ: ۴/۶۲۳)

ذیل میں ہم وہ قرآنی آیات درج کرتے ہیں جو عذاب قبر پر دلالت کرتی ہیں:

۱۔ ﴿يَغْتَابُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ﴾ (ابراہیم: ۲۸) ترجمہ: (اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو حق بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت کی زندگی میں ثابت قدم رکھتا ہے اور ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو چاہے کرے)۔

مندرجہ ذیل آیت کی تفسیر میں نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ﴿يَغْتَابُ اللَّهُ الَّذِي آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ.....﴾ (قال: نزلت في عذاب القبر) یعنی: ”یہ آیت کریمہ عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (صحیح بخاری مع الفتح: ۳/۲۳۱) (صحیح مسلم مع النووي: ۱۷/۲۰۳)

۲۔ ﴿النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ﴾ (المؤمن: ۴۶) ترجمہ: (آل فرعون پر صبح و شام آگ پیش کی جاتی ہے اور قیامت کے دن حکم ہوگا کہ ان کو سخت ترین عذاب میں ڈالو) امام ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ”یہ آیت کریمہ اہل السنۃ کی عذاب قبر پر عظیم دلیل ہے۔ (ابن کثیر: ۴/۸۵)

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ امام مجاہدؒ، عکرمہؒ، مقاتلؒ، محمد بن کعبؒ اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ یہ آیت کریمہ عذاب قبر پر دلالت کرتی ہے۔ (قرطبی: ۱۰/۳۱۸، ۳۱۹)

اسی طرح شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ (فتاویٰ ابن تیمیہ: ۴/۲۶۶) امام بغویؒ (شرح السنۃ: ۱۰/۴۲۱) امام مازریؒ (المعلم بفوائد المسلم: ۳/۲۰۷) میں فرماتے ہیں: ”یہ آیت کریمہ عذاب قبر پر واضح دلیل ہے۔“

۳۔ ﴿وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُوا أَيْدِيهِمْ أَخْرَجُوا أَنفُسَكُمْ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ﴾ (الانعام: ۹۳) ترجمہ: (اور کبھی تم دیکھو جس وقت ظالم موت کی نغیوں میں ہیں اور فرشتے

ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں کہ نکالو اپنی جانیں آج تمہیں خواری کا عذاب دیا جائے گا، بدلہ اس کا کہ اللہ پر جھوٹ لگاتے تھے اور اس کی آیتوں سے تکبر کرتے تھے)۔

امام ابن قیم الجوزیہؒ فرماتے ہیں: یہ موت کے وقت ظالموں سے خطاب ہے اور فرشتوں نے خبر دی ہے کہ ظالموں کو اسی وقت عذاب دیا جائے گا اور ﴿الیوم﴾ کا لفظ بول کر ثابت کیا ہے کہ انہیں اسی دن سے عذاب ہو گا نہ کہ قیامت کے دن۔ (الروح: ۱۰۵)

۴۔ ﴿مما خطیئاتهم أغرقوا فأدخلوا ناراً﴾ (سورۃ نوح: ۲۵) ترجمہ: (اپنی خطاؤں کی وجہ سے غرق کیے گئے اور آگ میں داخل کیے گئے) جیسے انسانوں کو مرنے کے بعد قبر میں گناہوں کی وجہ سے عذاب و سزا ملتی ہے اسی طرح نیکوں کے سبب انعام و کرام بھی ملتا ہے۔ جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿قیل ادخل الجنة قال بلیت قومی یعلمون﴾ بما غفر لی ربی وجعلنی من المکرمین ﴿ (یس: ۲۷) ترجمہ: (جب اسے بہشت میں داخل ہونے کا کہا گیا تو اس نے کہا: کاش! میری قوم جان لے..... جیسی میرے رب نے میری مغفرت کی اور مجھے عزت داروں میں کیا) اور دوسری جگہ پر ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿یا أیتها النفس المطمئنة، إرجعی إلی ربک راضیة مرضیة، فادخلی فی عبادی، وادخلی جنتی﴾ (الفجر: ۲۷ تا ۳۰) ترجمہ: (اے اطمینان والی جان! اپنے رب کی طرف واپس ہو، یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی، پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ)۔

مندرجہ بالا تمام قرآنی آیات سے معلوم ہوا کہ عذاب قبر حق ہے اور انسان کو اس کے اعمال کے حساب سے قبر میں جزا و سزا ملتی ہے۔

اس کی مزید وضاحت حدیث رسول ﷺ سے ملاحظہ فرمائیں:

نمبر ۱: (عن عائشة ان یهودیة دخلت علیها فذکرت عذاب القبر فقالت لها أعاذک اللہ من عذاب القبر، فسألت عائشة رسول اللہ ﷺ عن عذاب القبر فقال نعم عذاب القبر حق) ترجمہ: ”حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی اس نے عذاب قبر کا ذکر کیا اور دعا دی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے بچائے، پھر حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عذاب قبر کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں قبر کا عذاب حق ہے۔ (صحیح بخاری مع الفتح: ۳/ ۲۶۶) (صحیح مسلم مع النووی: ۵/ ۸۵)

نمبر ۲: (عن ابن عباس قال مر النبی ﷺ علی قبرین فقال: إنهما لیعذبان وما یعذبان من کبیر، ثم قال: بلی أما أحدهما فکان یمشی بالنمیمۃ (والثانی) فکان لا یستتر من بولہ) ترجمہ: (حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان

دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ہو رہا۔ پھر فرمایا کہ ان میں سے ایک چغلی کھاتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب کے قطرات سے نہیں پیتا تھا۔ (بخاری: ۱۳۷۸۔ مسلم مع النووی: ۲۰۰/)

نمبر ۳: (عن أبي ايوب قال: خرج النبي ﷺ وقد وجبت الشمس فيسمع صوتاً فقال يهود تعذب في قبورها) ترجمہ: ”حضرت ابو ایوبؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نکلے اور اس وقت سورج غروب ہو چکا تھا۔ پس فرمایا: یہود کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے۔“ (صحیح بخاری: ۱۳۷۵)

نمبر ۴: (عن أسماء بنت أبي بكر تقول: قام رسول الله ﷺ خطيباً فذكر فتنة القبر التي يفتتن فيها المرء فلما ذكر ذلك ضج المسلمون ضجة) ترجمہ: ”حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے، پھر قبر کے فتنے کا تذکرہ کیا، جس میں بندے کو آزمایا جاتا ہے اس ذکر پر مسلمانوں کی چیخیں نکل گئیں۔“ (صحیح بخاری: ۱۳۷۳)

نمبر ۵: (عن موسى بن عقبة قال: حدثتني بنت خالد بن سعيد بن العاص انها سمعت النبي ﷺ وهو يتعوذ من عذاب القبر) ترجمہ: ”حضرت موسیٰ بن عقبہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے خالد بن سعید بن عاص کی بیٹی نے خبر دی کہ اس نے نبی کریمؐ سے سنا آپ عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔“ (صحیح بخاری: ۱۳۷۶)

نمبر ۶: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے پیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مر جاتا ہے تو صبح و شام اس کے سامنے اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے۔ اگر وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے تو اس کا ٹھکانا اہل جنت کا ہوتا ہے اور اگر وہ اہل نار میں سے ہوتا ہے تو اس کا ٹھکانا اہل نار کا ہوتا ہے۔ (بخاری: ۱۳۷۹، ۳۲۳۰، ۶۵۱۵)

نمبر ۷: نبی کریم ﷺ نے صاحب شملہ کے بارے میں فرمایا: (كلا والذي نفس محمد بيده ان الشملة لتلتهب عليه نارا أخذها من الغنائم يوم خيبر لم تصبها المقاسم) ترجمہ: ”ہرگز نہیں! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بیشک وہ شملہ (چادر) اس شخص پر آگ کے شعلے مار رہا ہے جو اس نے خیبر کے دن تقسیم ہونے سے قبل چرایا تھا۔“ (مسلم مع النووی: ۱۲۹/۲)

نمبر ۸: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ یوم احزاب کے دن عصر کی نماز رہ جانے کی وجہ سے کفار کو بد عادی کہ اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور انکے گھروں کو آگ سے بھر دے۔ (مسلم مع النووی: ۵/۱۲۷)

نمبر ۹: ”حنت انسؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بندے کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اس کے ساتھی چلے جاتے ہیں تو بیشک وہ ان کے جو توں کی کھڑکھڑاہٹ سنتا ہے، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔“ (صحیح بخاری: ۱۳۷۳) (مسلم مع النووی: ۱۰۳/۱۷)

نمبر ۱۰: نبی کریم ﷺ نے فرمایا (أوحى إلي انكم تفتنون في قبوركم) ترجمہ: ”میری طرف سے“

کی گئی ہے۔ بیشک تمہیں قبروں میں جزا و سزا دی جائے گی۔“ (صحیح بخاری : ۸۶۱، ۱۸۴) (مسلم : ۵۷۴، ۹۰۵)

تک عشرۃ کاملۃ

مندرجہ بالا تمام حدیثوں نے ان قرآنی آیات کی وضاحت کر دی ہے۔ جس میں عذاب قبر کا اثبات ہے چونکہ نبی کریم ﷺ قرآن کی توضح و تشریح کے لیے مبعوث کیے گئے ہیں، اس لیے آپ ﷺ کی بتائی ہوئی قرآنی تفسیر پر ایمان لانا اور اس پر عمل کرنا واجب ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے : ﴿وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾ ترجمہ : ”اور ہم نے آپ ﷺ کی طرف ذکر (قرآن) نازل کیا تاکہ آپ ﷺ لوگوں پر واضح کریں جو ان کی طرف اتارا گیا ہے تاکہ وہ غور و فکر کریں۔“ (الحل : ۴۴)

ایک اور مقام پر فرمایا : ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ (الحشر : ۷) ترجمہ : ”اور جو کچھ تمہیں رسول اللہ ﷺ دیں اسے لے لو اور جس چیز سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔“ اور فرمایا : ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ (النجم : ۳-۴) ترجمہ : ”وہ (نبی کریم) اس وقت تک نہیں بولتے جب تک کہ آپ ﷺ کی طرف وحی نہ کی گئی اور خود آپ ﷺ نے فرمایا : (أَوْحَىٰ إِلَيَّ أَنكُم تَفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ) ترجمہ : ”اے لوگو! تمہیں تمہاری قبروں میں جزا و سزا ضرور ملے گی اور اس بات کی میری طرف وحی کی گئی ہے۔“ (صحیح بخاری : ۸۶۱، ۱۸۷) (مسلم : ۵۷۴، ۹۰۵)

اور عذاب قبر کا عقیدہ اہل سنت کا متفقہ عقیدہ ہے جیسا کہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں : ”قبر میں قیامت کے دن تک ثواب و عذاب کا ہونا یہ تمام سلف و صالحین اور اہل سنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے اور اس کا انکار مہمت کم بدعتی لوگوں نے کیا۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ : ۳/ ۲۶۲)

اسی طرح امام ابن قیم الجوزیہ (کتاب الروح : ۸۱) امام قسطلانی (ارشاد الساری : ۲/ ۴۶۰) امام نووی (شرح النووی : ۱۷/ ۲۰۰) اور شیخ حافظ ابن احمد الحکمی (معارج القبول : ۱۳۳) میں فرماتے ہیں نیز امام احمد ابن حنبلؒ فرماتے ہیں : ”عذاب القبر حق لا ینکرہ إلا ضلال أو مضل۔“ ترجمہ : ”عذاب قبر حق ہے اس کا انکار صرف گمراہ اور مضللین کرتے ہیں۔“ (الروح لابن قیم الجوزیہ : ۸۰)

دست : بعض منکرین عذاب قبر پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ منکر اور نکیر بھلا فرشتوں کے نام کیسے ہو سکتے ہیں ؟ منکرات انکار کرنے والے کو کہتے ہیں اور نکیر بھی انہی معنوں کا لفظ ہے۔ (ارمغان وید : ۱۹۲)

انکی یہ بات ٹھیک نہیں اور عذاب قبر پر کیا گیا اعتراض بالکل بودا اور سراسر قرآن و سنت کے خلاف ہے۔ اس لئے کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر جگہ منکر کا معنی انکار کرنے والا ہو۔ عربی ایک وسیع لغت ہے جس میں ایک لفظ کے کئی معنی ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر یہی منکر کا لفظ بطور جمع قرآن میں بھی آیا ہے لیکن اس کا معنی انکار کرنے والا نہیں۔ جیسا کہ

سورة الذاریات: ۲۵ میں ہے: ﴿إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ﴾ ترجمہ: ”جب ابراہیم کے پاس فرشتے آئے اور سلام کہا تو آپ نے فرمایا تم پر بھی سلام ہو تم مجھے کوئی اجنبی لوگ معلوم ہوتے ہو۔“

اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام نے ﴿منکرون﴾ کا لفظ اس لیے بولا تھا کیونکہ آپ انہیں پہنچانتے نہیں تھے۔ (زاد المسیر: ۸/ ۳۷)

لہذا معلوم ہوا کہ حدیث میں مذکور فرشتوں کے نام منکر کا معنی انکار کرنے والا نہیں بلکہ اس کا معنی اجنبی ہے اور چونکہ کسی ذی روح نے موت سے پہلے ان فرشتوں کو نہیں دیکھا اور موت کے بعد قبر میں دیکھتا ہے لہذا یہ فرشتے ان کے لیے اجنبی ہوئے اور دوسری بات یہ ہے کہ منکر کا لفظ صیغہ اسم مفعول حدیث میں آیا ہے نہ کہ صیغہ اسم فاعل سے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

بقیہ: حقوق الوالدین

۲۔ (ولا تعفن والدیک وإن أمراک أن تخرج من أهلك ومالك) ترجمہ: ”اور والدین کی نافرمانی نہ کرنا، ان کو ہرگز نہ ستانا..... اگرچہ وہ تجھے حکم دیں کہ اپنے اہل و عیال اور مال سے نکل جا۔“

۳۔ (ولا تترکن صلوة مکتوبۃ متعمداً ومن ترک صلوة متعمداً فقد برئت منه ذمۃ اللہ) ترجمہ: ”اور فرض نماز قصداً ہرگز نہ چھوڑنا کیونکہ جس نے قصداً نماز چھوڑ دی اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ بری ہو گیا۔“

۴۔ (ولا تشربن خمرأ فانہ رأس کل فاحشۃ)

ترجمہ: ”اور شراب ہرگز نہ پینا، کیونکہ وہ ہر بے حیائی کی جڑ ہے۔“

۵۔ (وإياک والمعصیۃ فإن بالمعصیۃ حل سخط اللہ)

ترجمہ: ”اور گناہ سے پرہیز رکھنا، کیونکہ گناہ کی وجہ سے اللہ کی ناراضگی نازل ہوتی ہے۔“

۶۔ (وإياک والفرار من الزحف وإن هلك الناس)

ترجمہ: ”اور میدان جنگ سے نہ بھاگنا، اگرچہ سب لوگ ہلاک ہو جائیں۔“

۷۔ (وإذا أصاب موت وأنت فیہم فاثبت) ترجمہ: ”اور جب لوگوں میں اموات ہونے لگیں اور تو وہاں موجود ہو، وہاں جم کر رہنا اور ادب سکھانے کی وجہ سے اپنی لائمی اہل و عیال کی جانب سے اٹھا کر مت رکھنا۔“

۸۔ (وأنفق علی عیالک من طولک) ترجمہ: ”اور اپنے اہل و عیال پر عمدہ مال خرچ کر۔“

۹۔ (ولا ترفع عنهم عصاک أدباً) ترجمہ: ”اور تادیب کیلئے اپنی لائمی اہل و عیال سے مت اٹھانا۔“

۱۰۔ (وأخفهم فی اللہ) ترجمہ: ”اور ان کو اللہ تعالیٰ کے بارے میں ڈراتے رہنا۔“ (مشکوٰۃ: ۱/ ۱۸)